سوال

(512)کہانت اور جادو کی حقیقت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جادو اور کہانت کیا چیز ہیں، اس سے کام لینا شرعاً کیا حیثیت رکھتا ہے، کتاب وسنت میں اس کے متعلق کیا ہدایات ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

لغوی طور پر ہر اس چیز کو جادو کہا جاتا ہے جس کا سبب اور تاثیر مخفی ہو اور لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل ہو، اصطلاحی طور پر اس سے مراد وہ غیر شرعی تعویذات اور دم جھاڑ ہے جو عقل وجسم پر اثر انداز ہو اور محبت و نفرت کا باعث ہو۔ جادو کا سیکھنا اور اس پر عمل کرنا حرام ہے بلکہ اس کا مرتکب کافر اور دین اسلام سے خارج ہے کیونکہ اس میں شیاطین کا بہت عمل ودخل ہوتا ہے، لہٰذا اسے کسی صورت میں اختیار نہیں کیا جا سکتا۔ اسی طرح کہانت کا لغوی معنی اندازہ لگانا ہے، اصطلاحی طور پر ایسے امور کے ذریعے سے حقیقت تلاش کرنا جن کی کوئی بنیاد نہ ہو۔ زمانہ جاہلیت میں لوگ اسے بطور پیشہ کرتے تھے، ان کا براہ راست شیاطین سے رابطہ ہوتا تھا، وہ شیاطین کی باتوں میں اپنی طرف سے اضافہ کر کے دوسروں سے بات کرتے تھے ہمارے رجحان کے مطابق کاہن وہ ہے جو لوگوں کو امور غیب سے مطلع کرنے کا دعویدار ہو، ہمارے ہاں اس کی کئی صورتیں رائج ہیں مثلاً:

کسی نابالغ بچے کو سامنے بٹھا کر اس کے ناخن پر سیاہی لگا دیتے ہیں پھر اس میں مختلف شکلیں دکھانے کا دعویٰ کر کے لوگوں کو فریب دیا جاتا ہے۔

مریض کے کسی کپڑے کی پیمائش کی جاتی ہے، پھر اس کے کم وبیش ہونے کی صورت میں بیماری، آسیب یا سایہ وغیرہ سے مطلع کیا جاتا ہے۔

پانی دم کر کے پلایا جاتا ہے پھر اس کے ذائقہ کی تبدیلی کے بہانے مختلف بیماریوں یا جن بھوت کے اثر انداز ہونے کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔

کسی پرندے یا طوطے وغیرہ سے پرچی نکالی جاتی ہے پھر اس پر تحریر شدہ عبارت کی روشنی میں متاثرہ لوگوں کی قسمت بتائی جاتی ہے، وغیرہ وغیرہ۔

ہمارے رجحان کے مطابق ان کے پاس جانے کی تین صورتیں ہیں:

کاہن کے پاس جا کر اس سے مختلف سوالات کرنا مگر اس کی باتوں کی تصدیق نہ کرنا، ایسا کرنا بھی حرام اور ناجائز ہے، کیونکہ ایسا کرنا چالیس دن کی نمازوں سے محرومی کا باعث ہے جیسا کہ حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی کاہن کے پاس گیا اور اس سے کسی چیز کے متعلق سوال کیا تو اس کی چالیس رات کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں۔'' [1]

دوسری صورت میں یہ ہے کہ انسان کسی کاہن کے پاس جائے اوراس سے اپنی قسمت کے متعلق سوالات کرے پھر اسے سچا بھی خیال کرے، ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنے کے مترادف ہے کیونکہ اس نے کاہن کے دعویٰ غیب دانی کی تصدیق کی ہے اور یہ کفر ہے۔ حدیث میں ہے: ''جو شخص کسی کاہن کے پاس جائے تو اس نے ان تعلیمات کا انکار کر دیا جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی ہیں۔''[2]

تیسری قسم یہ ہے کہ کوئی شخص کسی کاہن کے پاس جائے اوراس سے اس بنا پر سوال کرے کہ لوگوں سے اس کی بے بسی اور لاچارگی بیان کی جائے اورانہیں بتایا جائے کہ یہ شعبدہ بازی اور ملمع سازی ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتب ابن صیاد کے پاس گئے تھے اوراس سے سوالات بھی کئے تھے تو آپ نے فرمایا تھا کہ تو ذلیل و رسوا ہو جا، تو اپنی حیثیت سے آگے نہیں بڑھے گا۔[3]

اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بہر حال کاہن کے پاس جانا اس سے اپنی قسمت کے متعلق سوال کرنا پھر اسے سچا خیال کرنا بہت بڑا گناہ ہے، انسان ایسا کرنے سے دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے ہمیں محفوظ رکھے۔

---

[1] صحیح مسلم، السلام: ۲۲۳۰۔

[2]ابن ماجہ، الطهارۃ: ۶۳۹۔

[3] صحیح بخاری، الجنائز: ۱۳۵۴۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر: 447

محدث فتویٰ